فون نمبر ۹۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

جمعہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) دس نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۲ احسان ۱۳۴۰ ہش ‖ ۲ جون ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۱۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ یکم جون بوقت ۸ ½ بجے صبح

کل دوپہر حضور کو سردرد کی تکلیف رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد درد میں افاقہ ہوگیا۔ رات کو پھر سردرد کی تکلیف ہوگئی۔ نیند آور دوا دینے کے بعد نیند آئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

تیل کے ماہروں کا چھ ارکان پر مشتمل روسی وفد کراچی پہنچ گیا

وفد تیل کی تلاش کے متعلق ماہروں کی خدمات اور مشینوں کی فراہمی کیلئے اقرارناموں پر دستخط کرے گا

کراچی یکم جون۔ تیل کے روسی ماہروں کا ایک وفد جو چھ ارکان پر مشتمل ہے کل ماسکو سے یہاں پہنچ گیا۔ یہ وفد پاکستان میں تیل کی تلاش کے لئے ماہروں کی خدمات سازوسامان اور مشینیں مہیا کرنے کے سلسلہ میں پاکستان کے ساتھ اقرارناموں پر دستخط کریگا۔ روس اور پاکستان کے نمائندے اپنی بات چیت یہاں کل شروع کر رہے ہیں۔ پاکستانی وفد کی قیادت معدنی وسائل کے بیورو کے ڈائریکٹر جنرل میجر احیاء الدین کریں گے۔ اور اس میں پٹرولیم کی مراعات کے ڈائریکٹر مسٹر ایم کیو زمان اور جائزہ طبقات الارض کے علاوہ دوسرے افسر بھی شریک ہوں گے۔ بعد میں وزارت خزانہ کے افسر بھی بات چیت میں شریک ہو جائیں گے۔ روسی وفد کی قیادت مسٹر ایس۔ ایس۔ بوردچیف کریں گے۔ روس کے ماہر طبقات الارض۔ ماہر ارضی طبیعیات اور متعدد دوسرے ماہران کی امداد کریں گے۔

کراچی کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر ایس۔ ایس بوردچیف نے کہا کہ کراچی میں ہم اسی کام کا سلسلہ جاری رکھیں گے جو روس کے وفد نے اس سے پہلے پاکستان میں شروع کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں ابھی یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ کام کب ختم ہوگا۔ روسی وفد کل اس سوال پر بات چیت کرے گا کہ پاکستان میں تیل کی تلاش کے لئے کتنے سازوسامان مشینوں اور ماہروں کی ضرورت ہے۔ یہ مرحلہ ختم ہونے کے بعد مشینیں اور ماہر مہیا کرنے کے لئے اقرارنامے مرتب کئے جائیں گے

مسٹر ایم کیو زمان نے کہا کہ روسی وفد سے بات چیت شروع ہوگی۔ وہ ابتدائی نوعیت کی ہوگی۔ یاد رہے کہ پاکستان میں تیل کی تلاش کے لئے روس سے سمجھوتے پر ۴ مارچ کو دستخط کئے گئے تھے۔ جس کے تحت روس پاکستان کو تین کروڑ ڈالر قرض مہیا کرے گا۔

مشرقی پاکستان میں طوفان کی وجہ سے تاحال کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی

امدادی کارروائیوں کے افسر اعلیٰ آج متاثرہ علاقوں کے فضائی سروے پر روانہ ہو رہے ہیں

ڈھاکہ یکم جون۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خان نے کہا ہے کہ کل کے طوفان کی زد میں جو ساحلی اضلاع آئے تھے وہاں بہت زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ اور ابھی تک متاثرہ علاقوں سے کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ مشرقی پاکستان کے گورنر نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے متاثرہ علاقوں کے حکام سے مسلسل رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ اور مجھے یہ جان کر بڑا اطمینان ہوا ہے کہ کل کے طوفان سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔

صوبائی گورنر نے بتایا کہ کاکس بازار میں جہاں سمندری ریلوں کے باعث بعض علاقے زیر آب آگئے تھے، وہاں کچھ نقصان ہوا ہوگا لیکن طوفان کی زد میں آنے والے دوسرے علاقوں میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ جنرل اعظم خان نے کہا کہ تمام متعلقہ حکام پوری مستعدی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور مصیبت زدہ افراد کو خوراک روپے ادویہ اور دوسرے ضروری سامان کی شکل میں امداد دی جا رہی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سب سے زیادہ نقصان سنڈویپ کے جزیرے کو پہنچا۔ یہاں طوفان کی رفتار سب سے زیادہ یعنی کوئی سو میل کے قریب تھی۔ جزیرہ قطب دیا میں بھی نقصان پہنچا ہے۔ اور بعض مقامات پر نئے تعمیر شدہ ساحلی پشتوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

مشرقی پاکستان میں امدادی کارروائیوں کے افسر اعلیٰ مسٹر ایس ایم حسن آج متاثرہ علاقوں کے فضائی سروے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۴ جون بروز اتوار ساڑھے گیارہ بجے دن کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ محترم پروفیسر سراج الدین صاحب سیکرٹری محکمہ تعلیم حکومت مغربی پاکستان خطبہ اسناد پڑھیں گے۔ انشاء اللہ

جن احباب کو جلسہ میں شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ وہ سوا گیارہ بجے تک اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہو جائیں۔ نیز جو احباب داخلے کے پاس حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اسلم قریشی صاحب فزکس ڈیپارٹمنٹ سے ملیں۔

ڈگریاں اور انعامات حاصل کرنے والے طلباء ایک روز قبل یعنی ۳ جون کو ساڑھے پانچ بجے شام ریہرسل میں شریک ہوں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۳۱ مئی۔ (بوقت ۹ بجے شب بذریعہ فون) حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ پیٹ میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ نیز درد نقرس کی بھی شکایت ہے یکم جون کو ڈاکٹر کرنل ملک صاحب ڈاکٹر سردار علی صاحب ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب اور ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب معائنہ کریں گے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک غلام فرید صاحب کی علالت

مکرم ملک محمد شفیع صاحب لوشہری اطلاع دیتے ہیں کہ محترم ملک غلام فرید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ محترمہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ جون ۶۱ء

تم سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ

بعض صحیح یا غلط اختلافات کی وجہ سے انسانوں میں اکثر جھگڑے ہو جاتے ہیں گھروں میں محفلوں میں محلوں میں۔ اپنوں کے ساتھ اور بیگانوں کے ساتھ بعض اوقات خواہ ذرا سی بات پر جھگڑے ہوتے ہیں کچھ تو نمٹائے جاتے ہیں مگر بہت سے معمولی جھگڑے بعض اوقات نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتے ہیں بعض گھرانے تو تباہ ہی ہو جاتے ہیں۔ بعض قبیلے گاؤں اور شہروں کے محلے جھگڑوں کی وجہ سے دوزخ کا نمونہ بنے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک قوم کا جھگڑا دوسری قوم سے ہوتا ہے جس کی بنیاد ایک یا چند غلط فہمیوں پر ہوتی ہے اور یہ اتنا طول کھینچتا ہے کہ سالوں تک دونوں جانب زندگی تلخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

الغرض جہاں انسان ہوتے ہیں وہاں جھگڑے بھی ہوتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جو لوگ جھگڑوں میں الجھے رہتے ہیں وہ اپنی اور دوسروں کی زندگی بھی اجیرن بنا دیتے ہیں۔ یہ ایک مشاہدہ کی بات ہے کہ جن لوگوں میں باہمی جھگڑے کم ہوتے ہیں یا ہوتے ہیں تو جلد طے ہو جاتے ہیں وہ لوگ ترقی کر جاتے ہیں افراد سے بڑھ کر اقوام کا بھی یہی حال ہے جو ہمسایہ قومیں ہر وقت تیغ بکف رہتی ہیں وہ ہر طرح سے خسارہ میں رہتی ہیں اور بجائے ترقی کی منازل طے کرنے کے نہ صرف مالی ضائع کرتی ہیں بلکہ تضیع اوقات کرنے کی وجہ سے اپنی معیشت کے ذرائع بھی کھو دیتی ہیں۔ انسان ایک مل جل کر رہنے والی ہستی ہے اور بغیر ایک دوسرے کی مدد کے اپنی ضروریات کا کفیل نہیں ہو سکتا زندگی کے اتنے پہلو ہیں کہ ہر ایک پہلو کی ضروریات تنہا ہم نہیں پہنچ سکتیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ ایک سوسائٹی میں رہے اور جس طرح وہ دوسروں سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح خود بھی دوسروں کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہو۔

ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں انسانوں کے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار ہونے چاہئیں اور اگر باہم جھگڑے سر نکالیں بھی تو وہ نہایت سہولت سے طے کر لئے جانے چاہئیں۔ جو سوسائٹیاں اس راز کو سمجھ جاتی ہیں۔ وہ آپ بھی سکھ میں بسر کرتی ہیں اور دوسروں کے لئے بھی باعث اطمینان ہوتی ہیں۔ تاہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ بہترین سوسائٹیوں میں بھی جھگڑے سر نکال لیتے ہیں۔ بعض اوقات تو ان جھگڑوں کی بنیاد ٹھوس حقائق پر ہوتی ہے ایک فریق کی صریح زیادتی ہوتی ہے لیکن بعض اوقات دشمن اور منافق لوگ نیک اور صلح جو لوگوں میں بھی جھگڑے اٹھا دیتے ہیں۔

اسلام سے پہلے تمام عرب متحارب قبیلوں میں بٹا ہوا تھا قبیلہ قبیلہ کی باہم دشمنیاں سالہا سال سے چلی آتی تھیں ذرا ذرا سی بات پر تلواریں میانوں سے نکل آتیں اور ناوک اندازی اور تیرہ باری شروع ہو جاتی۔ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں ہجرت کر کے آ گئے تو وہاں کے دو بڑے بڑے قبیلوں میں جو پہلے باہم دست و گریباں رہتے تھے صلح ہو گئی اور سب بھائی بھائی بن گئے۔ مہاجرین جو مکہ سے آپ کے ساتھ مدینہ تشریف لے گئے تھے ان کو اہل یثرب نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور آپ کے ایک اشارہ پر اپنی جائدادیں مہاجرین بھائیوں کو بانٹ دیں۔ الغرض مہاجرین اور انصار باہم شیر و شکر ہو کر گزر کرنے لگے۔ انصار کے نہ صرف باہمی جھگڑے ختم ہو گئے بلکہ مہاجرین کے ساتھ بھی ان کا نہایت مہربانی کا سلوک ہو گیا اور ایک ہی جان سینکڑوں قالبوں میں جھلکنے لگی۔

جہاں یہ حالت تھی وہاں مدینہ میں کئی ایک منافق بھی پیدا ہو گئے تھے جن کا سردار رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی تھا اسکے لئے مسلمانوں کا باہم ارتباط سخت روح فرسا تھا وہ ہمیشہ اس تاک میں رہتا تھا کہ کم از کم مہاجرین اور انصار میں پھوٹ ڈال دے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ بالآخر ایک جنگ کے دوران اس کو پھوٹ ڈالنے کا موقع مل گیا۔ اور اس نے انصار کو ایسا ننگ جھڑکا دیا کہ دونوں طرف سے تلواریں کھنچ گئیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے اس آگ کو فوراً دبا دیا اور مہاجرین اور انصار پھر بھائی بھائی بن گئے۔

اس سے یہ بتلانا منظور ہے کہ جھگڑوں کا پیدا ہونا مشکل نہیں ہوتا اور سچی بات یہ ہے کہ انسان فطرتاً جھگڑالو واقع ہوا ہے تاہم تہذیب نفس کے اصولوں پر عمل کرنے سے جھگڑوں کو بالکل مٹایا نہیں جا سکتا تو کم از کم اتنا تو کیا جا سکتا ہے کہ وہ اتنی تلخی نہ حاصل کر لیں کہ جس سے دونوں فریقوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ بعض جھگڑوں کی بنیاد کسی واقعی ٹھوس چیز پر ہوتی ہے ایک فریق بے انصافی کر رہا ہوتا ہے دوسرا فریق اپنے حقوق کی پامالی برداشت نہیں کر سکتا کئی قسم کے اور جذبات ہوتے ہیں جو جھگڑے کی صورت میں پیدا ہو جاتے ہیں ذاتی یا خاندانی وقار کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک آدمی یا فریق جھوٹا ہو کر بھی اس جذبہ کے ماتحت ہار ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا دوسرا فریق بھی ضد اور ہٹ اختیار کر لیتا ہے۔ اس طرح جھگڑا طول کھینچتا چلا جاتا ہے۔ بعض جھگڑے تو ہوتے ہی بے بنیاد ہیں محض غلط فہمیاں ان کی پرورش کرتی ہیں۔ دونوں طرف کچھ غلط فہمیاں ہوتی ہیں جن کی دونوں فریق تصدیق و تغلیط کرنا نظر انداز کر دیتے ہیں اور بغیر سوچنے کے لڑے چلے جاتے ہیں

یہ حالت برے لوگوں میں ہی رونما نہیں ہوتی بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر مہاجرین اور انصار کی مثال دی ہے بڑی مہذب سوسائٹیوں میں بھی ہوتی ہے اس لئے یہ ایک مرض ہے جس کا علاج ضروری ہے موقعہ موقعہ کے لحاظ سے علاج ہوتا ہے لیکن بعض اصول ایسے ہیں کہ اکثر صلح جو آدمی اگر اس پر عمل کریں تو ہماری سوسائٹی بہت سے خواہ مخواہ کے جھگڑوں سے پاک ہو جاتی ہے اور کسی مزید علاج کی ضرورت نہیں رہتی۔

ایک ایسا اصول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت پیارے الفاظ میں یہ پیش فرمایا ہے کہ

> تم سچے ہو کر جھوٹے کی طرح
> تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔
> (کشتی نوح)

ان الفاظ پر ذرا غور فرمائیے اگر اس کو جھگڑوں کی بیماری کا تیر بہدف علاج کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا جھگڑوں میں ایسی پیچیدگیاں اور الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ ہر فریق اپنے آپ کو کسی نہ کسی پہلو سے صداقت پر سمجھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان جھگڑے کے دوران اپنی زیادتی کو تو خفیف سمجھتا ہے اور در خور اعتنا قرار نہیں دیتا خواہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو لیکن فریق ثانی کی خفیف سی بات کو پہاڑ بنا کر اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے۔

اس نسخہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دراصل اسی نفسیاتی بیماری کا تیر بہدف علاج بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ جھگڑا فی ذاتہ بری چیز ہے اس کو فرو کرنے میں ہر فریق کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ نہ دیکھے کہ وہ خود سچا ہے یا جھوٹا ہے بالفرض وہ اپنے آپ کو سچا ہی سمجھتا ہے بلکہ وہ فی الواقع سچا ہی ہے تو پھر بھی اس کا فرض ہے کہ وہ جھگڑے جیسی تباہ کن چیز کا سر قلم کرنے کے لئے جھوٹوں کی طرح تذلل کرے یعنی یہ باور کر کے کہ میں ہی جھوٹا ہوں فریق ثانی سے معافی تک مانگ لے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص بھی اس پر عمل کرے گا وہ یقیناً ثواب کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ اس نے جھگڑے جیسے دشمن انسانیت کا قلع قمع کر دیا ہے اس نے ایک بلا کو اپنے سے اور فریق ثانی سے بلکہ معاشرے سے ٹال دیا ہے۔ ہر ذرا سے جھگڑے کے لئے ممکن ہے کہ وہ باتوں باتوں میں نہایت خوفناک صورت اختیار کرے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اصل وجہ تو نہایت غیر اہم ہوتی ہے مگر بات بڑھتے بڑھتے قتل و غارت تک طول کھینچ لیتی ہے دنیا میں ہزاروں قتل و غارت ہزاروں تباہیاں ایک ذرا سے اختلاف کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ اگر وقت پر ان کا انسداد کیا جاتا اور حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا نسخہ کو استعمال کیا جاتا تو یہ قتل و غارت اور تباہیاں نہ ہوتیں۔

اگر جماعت احمدیہ کے افراد اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو یقیناً ان سے بہت سی برائیاں جو باہمی جھگڑوں سے پیدا ہوتی ہیں رفع ہو جائیں گی۔ اگرچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ ہر احمدی کی زبان پر ہوتا ہے مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے دوستوں نے ان الفاظ کی روح کو کما حقہ اپنایا نہیں۔ اور ہم ان میں بھی بعض اوقات ایسے جھگڑے دیکھتے ہیں کہ جن کو ذرا سے تحمل سے ختم کیا جا سکتا ہے اس لئے ہماری استدعا ہے کہ ہر جماعت کے عہدہ دار خاص کر ارشاد و اصلاح کے سیکرٹری آج سے خاص طور پر یہ مہم چلائیں کہ انکی جماعتی تنظیم میں جو افراد داخل ہیں وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول پر عمل کرنے کا از سر نو عہد کریں۔

اگر ایسا ہو جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ہر احمدی بچے جوان۔ بوڑھے۔ مرد اور عورت کے گرد خوشگوار پھولوں کا ایک گلستان لہلہانے لگے گا۔ اور اپنے اور بیگانے

(باقی دیکھیں ص۳ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اپنی زندگیوں کا جائزہ لو اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب

بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

اسی طرح حضرت عثمان بن مظعون جو احد کی جنگ میں شہید ہوئے اور جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنی محبت تھی کہ آپؐ نے اپنے بیٹے ابراہیمؓ کو دفن کرتے ہوئے فرمایا جا اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے پاس گویا آپؐ انہیں اپنا بیٹا سمجھتے تھے ان کی زبان سے بھی ایک دفعہ جس شان کا فقرہ نکلا۔ وہ بھی

اللہ تعالیٰ کی محبت

کا ایک نہایت ہی اعلیٰ نمونہ تھا۔ اور وہ فقرہ حضرت عثمان بن مظعون نے ۱۸-۱۹ سال کی عمر میں ہی کہا تھا۔ عکاظ میں ہر سال میلہ لگا کرتا تھا۔ عرب کے بڑے بڑے رؤسا وہاں آتے اور عرب کے مشہور شعراء بھی وہاں جمع ہوتے اور اپنا اپنا کلام سناتے۔ ایک دفعہ عکاظ کا میلہ لگا ہوا تھا تمام شعراء اپنا اپنا کلام سنا رہے تھے۔ اور عرب کے رؤسا ان کے کلام کی داد دے رہے تھے۔ کہ اس موقعہ پر لبید شاعر نے (جو کہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور ایک سو بیس سال کی عمر میں فوت ہوئے) اپنا کلام سنانا شروع کیا۔ سناتے سناتے انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا۔

الا کل شیءٍ ما خلا اللہ باطل

یعنی سنو اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اس پر جھٹ حضرت عثمان نے کہا صدقت تو نے سچ کہا۔ حضرت عثمان کا یہ کہنا تھا کہ

لبید طیش میں آ گئے

اور انہوں نے کہا کہ واہ تم میں کوئی ادب اور احترام باقی نہیں رہا۔ کیا میرے شعروں کی داد دینے کے لئے یہ لڑکا ہی رہ گیا ہے۔ کیا میں محتاج ہوں اس کی داد کا۔ یہ کیسی گستاخی کی بات ہے کہ ایک اٹھارہ سالہ لڑکا مجھے اس طرح مخاطب کرتا ہے۔ لوگوں نے حضرت عثمان کو ڈانٹا کہ لڑکے اگر مجلس میں بیٹھنا ہے تو آرام سے بیٹھو نہیں تو چلے جاؤ۔ پھر انہوں نے لبید سے کہا یہ صابی ہو گیا ہے اس لئے ایسی باتیں کرتا ہے آپ اس کا خیال نہ کریں اور اپنا قصیدہ شروع کریں۔ پھر انہوں نے اس شعر کا دوسرا مصرعہ پڑھا کہ

وکل نعیم لا محالۃ زائل

اور ہر ایک نعمت آخر ایک دن زائل ہو جانے والی ہے۔ حضرت عثمان بن مظعون سے پھر نہ رہا گیا۔ اور کہنے لگے جھوٹ ہے۔

جنّت کی نعمتیں

کبھی زائل نہیں ہوں گی۔ لبید اب تو پہلے کی نسبت بہت سٹ پٹایا۔ اور اس نے کہا میں اپنا قصیدہ اسی جگہ ختم کرتا ہوں اس پر لوگوں کو عثمان بن مظعون پر غصہ آیا۔ اور ایک شخص نے اٹھ کر زور سے عثمان بن مظعون کے منہ پر گھونسہ مارا۔ گھونسہ آنکھ پر لگا اور انگوٹھا آنکھ کے اندر گھس گیا۔ جس سے ان کی آنکھ کا ڈیلا باہر نکل آیا۔ اسی مجلس میں حضرت عثمان کے باپ کا ایک دوست جس نے عثمان کو پناہ دی تھی۔ وہ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تمام مکہ والوں سے تو لڑ نہیں سکتا تھا۔ اس نے محبت کے جوش کی وجہ سے غصہ سے حضرت عثمان بن مظعون کو کہا میں نے نہیں کہا تھا۔ کہ تو میری پناہ میں رہ لیکن تم نہ مانے۔ اب چکھ لیا مزا۔ حضرت عثمان نے کہا چچا آپ کیوں ناراض ہوتے ہیں۔ مجھے اپنی آنکھ کے نکلنے کا کوئی غم نہیں۔ خدا تعالیٰ کی قسم میری تو دوسری آنکھ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں نکلنے کے لئے تیار ہے۔ یہ فقرہ جو حضرت عثمان نے ۱۸، ۱۹ سال کی عمر میں کہا یہ بھی

شیدائیت اور فدائیت کا کامل نمونہ ہے

اس میں بھی کوئی اصلاح اور ترمیم نہیں ہو سکتی۔ کیسا جچا تلا فقرہ ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ عربی زبان بنائی ہی اس لئے گئی ہے۔ کہ وہ اس فقرہ کو ادا کرے پس عمر کا کوئی سوال نہیں۔ اگر انسان نیک خواہشات اور نیک ارادے اپنے دل میں رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس سے کام لے لیتا ہے

میں کئی دفعہ اس بات کا ذکر کر چکا ہوں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی تو اس وقت لوگوں پر

سخت پریشانی کی حالت

طاری تھی۔ اور ان کے دلوں میں یہ خیال آتا تھا کہ ابھی تو آپ کا کام نامکمل ہے ادھر یہ دعوےٰ تھا کہ ہم اسلام کو دنیا میں غالب کر دیں گے۔ اور ادھر جماعت ابھی بہت ہی محدود تھی۔ اور ہزار دو ہزار کل ماہوار چندہ تھا۔ مجھے اب تک ایک شخص کا فقرہ یاد ہے۔ وہ گھبرایا ہوا پھرتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ لوگوں کو کیا جواب دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اپنا کام پورا نہیں کیا۔ میں نے جب یہ فقرہ اس شخص سے سنا۔ تو میں اس کمرے میں پہنچا جہاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی نعش مبارک تھی۔ میں آپ کے سرہانے کھڑا ہوا اور میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اے خدا میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ شخص تیری طرف سے تھا اور جو پیغام اس نے ہمیں پہنچایا۔ وہ تیری طرف سے تھا۔ اے خدا میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ اے خدا میں اس شخص کے سرہانے کھڑا ہو کر

تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں

کہ اگر ساری جماعت بھی اسے چھوڑ دے۔ تو میں اکیلا اس کام کو سرانجام دوں گا۔ جو تو نے اپنے اس بندے کے سپرد کیا تھا۔ اب میں جب کبھی اپنے اس ارادہ اور عزم کو دیکھتا ہوں تو میں اسے اپنے سارے کاموں سے بالاتر سمجھتا ہوں۔ اگر یہ فقرہ ایک ایسے شخص کے منہ سے بھی نکلتا جس نے دو ہزار سال کی عمر پائی ہو تب بھی ایک عظیم الشان کام تھا۔ چہ جائیکہ یہ فقرہ ایک اٹھارہ سال کے لڑکے کے منہ سے نکلے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جو پہلا جلسہ سالانہ ہوا۔ اس میں جماعت کے

نگران بورڈ کا دوسرا اجلاس

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صدر نگران بورڈ —

نگران بورڈ کا دوسرا اجلاس بروز اتوار بتاریخ ۲۸ مئی ۶۱ء کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہوا۔ سب ممبران باستثنیٰ شیخ بشیر احمد صاحب (جو اس وقت ملک سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں) حاضر تھے۔ دعا کے بعد کارروائی شروع کی گئی۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ کام کی عملی ابتداء کے طور پر آج صدر انجمن کے بعض صیغوں کا ابتدائی معائنہ کیا جائے۔ چنانچہ حسب ذیل ممبران حسب ذیل صیغوں کے معائنہ کے لئے مقرر کئے گئے

۱۔ محترم مرزا عبد الحق صاحب برائے نظارت علیا

۲۔ 〃 شیخ محمد احمد صاحب برائے معائنہ نظارت بیت المال

۳۔ 〃 چوہدری انور حسین صاحب برائے معائنہ نظارت امور عامہ

ان اصحاب کی رپورٹ آنے پر معائنہ کے نتیجہ کے متعلق غور کیا جائے گا۔ اس معائنے کی خاص غرض یہ تھی۔ کہ خط و کتابت میں باقاعدگی کے متعلق کام کی پڑتال کی جائے۔

اس کے بعد دفتر نگران بورڈ میں جو تجاویز یا اعتراضات موصول ہوئے ہیں ان کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس جگہ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے۔ کہ نگران بورڈ کے غور کے لئے بہت سی تجاویز آئی ہوئی ہیں۔ جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ اور بعض صورتوں میں ایک تجویز کے ساتھ کئی ضمنی تجویزیں بھی شامل ہیں۔ لہذا لازماً ان تجویزوں کے متعلق آہستہ آہستہ ہی غور ہو سکے گا۔ اور زیادہ ارجنٹ اور زیادہ اہم تجویزوں کو مقدم کیا جائے گا۔

۲۸ مئی کے اجلاس میں کام کی اصلاح کے لئے بعض ضروری فیصلہ جات بھی کئے گئے جن کے متعلق حسب ضرورت بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ فقط والسلام

مرزا بشیر احمد

صدر نگران بورڈ ربوہ

سامنے یہ سوال رکھا گیا کہ

مدرسہ احمدیہ کی کیا ضرورت ہے

کیوں نہ اسے بند کر دیا جائے۔ ہم میں مولوی موجود ہیں۔ اگر ہم میں مولوی نہ بھی موجود ہوں تو غیر احمدیوں میں مولوی موجود ہیں ان کی اور ہماری فقہ ایک ہے۔ ان سے فتویٰ لیا جا سکتا ہے۔ کیا ضرورت ہے کہ یونہی جماعت کا روپیہ ضائع کیا جائے۔ استادوں کی تنخواہوں پر الگ خرچ ہوتا ہے اور لڑکوں کو وظائف الگ دیئے جاتے ہیں کیوں نہ اس مدرسہ کو بند کر کے یہی وظائف ایسے لڑکوں کو دیئے جائیں۔ جو کہ بیرسٹر وکیل اور ڈاکٹر بنیں۔ پڑھنے کے بعد وہ چندے بھی دیں گے اور تبلیغ بھی کریں گے ان ایام میں ایسے امور پر غور کرنے کے لئے کوئی دوسرے موقع پر علیحدہ اجتماع نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی عام مشورہ ہو جاتا تھا۔ میں بھی صدر انجمن احمدیہ کا ممبر تھا لیکن مجھے ایجنڈا نہیں ملا تھا۔ اب

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے

کہ انجمن والوں نے مجھے ایجنڈا بھجوایا اور وہ مجھے نہیں ملا یا مجھے بھجوایا ہی نہیں گیا۔ بہرحال مجھے ایجنڈا نہیں ملا۔ میں اس وقت مدرسہ احمدیہ کے صحن میں تھا جبکہ مسجد مبارک میں اس کے متعلق مشورہ ہو رہا تھا۔ مجھے کسی نے وہاں بتایا کہ مدرسہ احمدیہ کے متعلق یہ تجویز زیر غور ہے۔ میں وہاں سے مسجد مبارک میں آیا۔ میں نے آکر دیکھا کہ خواجہ کمال الدین صاحب کھڑے ہو کر تقریر کر رہے ہیں کہ یوں وظائف دیئے جائیں اور یوں بیرسٹر وکیل اور ڈاکٹر تیار کئے جائیں اور وہ اپنی بات خوب سجا سجا کر بیان کر رہے تھے اور حاضرین بیٹھے ہوئے سر دھن رہے تھے کہ سبحان اللہ کیسی اچھی بات ہے۔

کتنا شاندار کام ہو جائے گا

بلکہ بعض لوگ تو مجلس میں ہی بیٹھے ہوئے یہ خیال کر رہے ہوں گے کہ اگر یہ رستہ کھل جائے تو شاید اس طرح ہمارے بیٹے اور بھتیجے اور بھانجے بھی بیرسٹر اور ڈاکٹر اور وکیل بن جائیں گے۔ مجلس پر عجیب حالت طاری تھی۔ میں حیران تھا کہ یہ کیا ہونے لگا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریر ختم ہوئی تو ان کی مزید تائید کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ خواجہ صاحب نے کیسی معرفت کی بات بیان کی ہے۔ میرے خیال میں بھی یہ بہت اچھی تجویز ہے مدرسہ احمدیہ کو بند کر دیا جائے اور وہ وظائف ڈاکٹری بیرسٹری اور وکالت میں پڑھنے والے طالب علموں کو دیئے جائیں۔ میں نے دیکھا کہ اکثر جماعت ان کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی اور میں ڈرتا تھا کہ اگر جماعت نے اس کو متفقہ طور پر پاس کر دیا تو پھر کیا بنے گا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے!

خلافت

—— از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے

نہ حُسنِ مُدّعا پر ہے نہ شانِ ارتقا پر ہے
بقائے ہستیٔ انساں خلافت کی بقا پر ہے

خلافت کیا ہے؟ خود نورِ خُدا کا جلوہ گر ہونا
بَشَر کا بزمِ موجُودات میں خیرُ البشر ہونا

نہ جب تک کارواں میں ہو میرِ کارواں کوئی
نہیں ہوتا کسی کا اِس جہاں میں پاسباں کوئی

کلی جب شاخِ گُل پر ہو تو کِھل کر پھول ہوتی ہے
اگر رحمت کا سایہ ہو دُعا مقبول ہوتی ہے

نہ جب تک کام آئے خود ہی فضلِ ایزدِ باری
"نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری"

یہی اسلام کا مفہوم ہے جو ہم سمجھتے ہیں
مگر دُنیا میں اکثر ہیں جو اس کو کم سمجھتے ہیں

خلافت کشتیٔ مِلّت کی امیدوں کا یارا ہے
جو سچ پوچھو تو یہ ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا ہے

وہی عالم وہی جذب و فسوں کاری عطا کر دے
ہمیں بھی اُس کی طلعت اُس کی بیداری عطا کر دے

ملتان کے احمدی بچے کی نمایاں کامیابی

مسلم ہائی سکول ملتان کے طالب علم عزیز سہیل کوثر (شلمی) ولد مکرم شیخ امیر احمد صاحب امسال ورنیکر فائینل کے امتحان میں ۴۶۶ نمبر حاصل کر کے ملتان شہر کے تمام سکولوں میں اوّل رہے ہیں۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدی بچوں کو محنت کرنے کی توفیق عطا کر کے نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین (عبدالرحیم احمد سیکرٹری صیانت)

چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں جو گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضور نے نمائندگان کو بھجوایا تھا فرمایا تھا:۔

"مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس ۲۵ لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک ہماری جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔"

کیا آپ نے اس طرف پوری توجہ کر لی ہے؟ (ناظر بیت المال ربوہ)

فراہمی چندہ نشر و اشاعت

امراء صدر صاحبان و احباب جماعت (سابق صوبہ سرحد و کوئٹہ) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم منشی خانصاحب نشر و اشاعت کے چندہ کی فراہمی کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ آپ حضرات ان سے پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ احباب چندہ دے کر رسید حاصل کریں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا شاندار نتیجہ

اس سال ہمارے سکول سے ۵۶ لڑکیاں مڈل ورنیکلر کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ ۵۲ کامیاب ہوئیں۔ دو طالبات زہرہ بیگم اور شمسہ پروین کو انشاء اللہ وظیفہ ملے گا۔ ایک پرائیویٹ طالبہ منیرہ بیگم صاحبہ سابق پنجاب میں لڑکیوں میں سے سیکنڈ رہی ہے نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۳ فیصدی رہا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین۔ (نصرت راشدی صدر لجنہ اماء اللہ و سکول کمیٹی)

ایصال ثواب کی ایک تازہ مثال

مکرم حکیم محمد شفیع صاحب سکنہ سادھوکے ضلع گوجرانوالہ چندہ تحریک جدید کی رقم بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ مبلغ پانچ روپیہ میں نے اپنے بڑے بھائی صاحب منشی نذیر احمد صاحب مرحوم کی طرف جو ۱۹۵۵ء میں وفات پاگئے تھے ادا کئے ہیں اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ بھائی صاحب کی طرف سے یہ سالانہ مبلغ پانچ روپے ارسال کرتا رہوں گا۔"

جو احباب اپنے مرحوم رشتہ داروں کو ثواب پہنچانے کے خواہشمند ہوں وہ ان کی طرف سے چندہ تحریک جدید ادا کر کے ایصال ثواب کا سلسلہ اختیار کر سکتے ہیں۔ (وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

اسوۂ رسول صلعم کو زندہ کر دکھانے والا وجود

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاقِ عالیہ کی چند مثالیں

(شیخ خورشید احمد)

(قسط ۲)

خدام کی دلجوئی۔ خدمت اور تالیفِ قلوب

۱۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنا بانات کا کوٹ جو مستعمل تھا حضرت میر اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی سید محمد سعید صاحب کو بھیجا انہوں نے حقارت سے واپس کر دیا۔ جب خادم واپس لا رہی تھی تو حضور نے دریافت کیا اور حالات کا علم ہونے پر فرمایا۔ واپس نہ لے جاؤ ان کی دل شکنی ہو گی۔ ہمیں دے جاؤ۔ ہم پہن لیں گے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۶۲)

۲۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم حضور کے مکان کے ایک حصہ میں بالاخانہ میں رہا کرتے تھے۔ حضور خود ان کے لئے صبح کے وقت گلاس میں دودھ ڈال کر اور اس میں مصری حل کر کے خاص اہتمام سے بھجوایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۹)

۳۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا۔ ایک دفعہ میں لاہور سے حضور کی ملاقات کے لئے آیا۔ سردیوں کے دن تھے میرے پاس اوڑھنے کے لئے رضائی نہ تھی۔ میں نے حضور کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ رات سردی لگنے کا اندیشہ ہے حضور مہربانی کر کے کوئی کپڑا عنایت فرمائیں۔ حضور نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دُھسّہ ارسال فرمائے اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے اور دُھسّہ میرا ہے۔ (سیرت المہدی ص ۱۰۳)

۴۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ہی یہ بیان ہے کہ ایک دفعہ میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا۔ حضور نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگوایا جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا۔ حضور نے فرمایا یہ کھانا کس طرح لے جائیں گے کوئی رومال بھی تو ساتھ لانا تھا۔ جس میں کھانا باندھ دیا جاتا اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کا ٹکڑا پھاڑا اور اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔ (ص ۱۰۳)

۵۔ ۹۶-۱۸۹۷ء میں ایک عرب عبد اللہ نامی قادیان تشریف لائے اور عرصہ تک یہاں رہنے کے سبب انہیں ایک خاص اُنس اور ایمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا۔ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے قادیان میں ہی رہنے لگے حضرت مولوی نور الدین صاحب سے علم طب حاصل کیا۔ بہت عرصہ یہاں رہنے کے بعد اپنے وطن کو چلے گئے۔ اور بغداد میں ایک مطب کھولا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اخبار میں معلوم ہوا کہ عبد اللہ کو وہاں کی ترکی گورنمنٹ نے کسی معاملہ میں گرفتار کیا ہے اور اس نے اپنا یہ بیان لکھوایا ہے کہ میں ترکی رعیت نہیں ہوں بلکہ ہندوستانی ہوں۔ پنجاب کے شہر قادیان میں میرا گھر ہے۔ وہاں میرا باپ نور الدین اور میرا بھائی محمد صادق رہتے ہیں۔ اور وہاں میرا ایک باغ بھی ہے حضرت مفتی صاحب نے مسجد مبارک میں ہنستے ہوئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ عبد اللہ نے بڑی غلطی کی جو ایسا بیان دیا اور یہ سارا واقعہ سنایا اس بات کو سن کر حضور کا چہرہ غمناک سا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ مفتی صاحب! معلوم نہیں وہ بے چارہ کس مصیبت میں ہے۔ آپ کی محبت اس کے ساتھ ایسی ہی تھی جیسی بھائیوں سے ہوتی ہے اور مولوی صاحب بھی اس کی ایسی پرورش کرتے تھے۔ جیسے بیٹوں کی جاتی ہے اور ہمارا باغ تو مریدوں کا ہی ہے۔ اگر وہ اس مصیبت سے بچ سکتا ہے تو ہم اس کو ہی باغ دے دیں گے۔

(ذکر حبیب ص ۱۸۶-۱۸۷)

۶۔ حضرت مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب عاجز راقم لاہور سے قادیان آیا کرتا تھا تو حضور مجھے عموماً ہر روز صبح پینے کے واسطے دودھ بھیجا کرتے تھے ایک دفعہ مجھے اندر بلایا ایک لوٹا دودھ کا بھرا ہوا حضور کے ہاتھ میں تھا۔ اس میں سے ایک بڑے گلاس میں حضور نے دودھ ڈالا اور مجھے دیا اور محبت سے فرمایا آپ یہ پی لیں۔ پھر میں اور دیتا ہوں۔ میں تو اس گلاس کو بھی ختم نہ کر سکا۔ ابھی اس میں دودھ باقی تھا جو بس کر دیا اور واپس کیا۔ تبسم کرتے ہوئے حضور نے فرمایا بس آپ تو بہت تھوڑا پیتے ہیں۔ (ذکر حبیب ص ۱۸۷)

۷۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

ایک دفعہ کسی نے ایک پارسل حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا جب پارسل کھولا تو اس میں ایک ٹوپی خوبصورت اور قیمتی تھی۔ دو ہندو نوجوان بھی بیٹھے تھے ایک نے اس ٹوپی کی بہت تعریف کی اور انکھیوں سے کر بار بار دیکھتا رہا آخر حضرت اقدس نے وہ ٹوپی اسی کو دے دی وہ لے کر خوشی خوشی چلا گیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب یہ ٹوپی اسکو پسند آ گئی جبھی تو بار بار تعریف کرتا رہا۔ ہمارے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کو تکلیف پہنچے اس لئے ہم نے شرح صدر سے ٹوپی دے دی... اگر ہم اس کو یہ ٹوپی نہ دیتے تو اس کو رنج پہنچتا۔ تالیفِ قلوب بھی تو ایک چیز ہے۔

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۶)

۸۔ کسی شخص نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم سیالکوٹی سے کہا کہ حضرت اقدس جب سیر کو تشریف لے جاتے ہیں۔ تو بہت سے احباب ساتھ ہوتے ہیں۔ گرد و غبار اڑ کر حضرت صاحب پر پڑتا ہے جس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ بر سبیل گفتگو مولوی صاحب مرحوم نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ جب سیر کو تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ کو گرد و غبار کے اڑنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور آپ کا چہرہ اور کپڑے سب گرد آلود ہو جاتے ہیں آپ ان لوگوں کو منع فرما دیں۔ کہ ساتھ نہ چلا کریں۔ صرف ایک دو آدمی ہمراہ لے جایا کریں۔ حضرت اقدس نے ایک قرآن شریف کی آیت پڑھی جو مجھے اس وقت یاد نہیں رہی اور فرمایا کہ اس آیت میں فرشتوں سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جو آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے آپ کے پاک کلمات سننے کے شوق میں دوڑتے جاتے تھے اسی طرح میرے اصحاب بھی وہ ہیں جنہوں نے صدق دل سے قبول کیا ہے اور میری باتوں کو بڑے شوق سے کان لگا کر میرے آگے پیچھے دائیں بائیں دوڑ دوڑ کر سنتے ہیں۔ ہدایت پاتے ہیں۔ مجھے اس میں کوئی تکلیف نہیں بلکہ بہت بڑی خوشی ہے میں ان کو اس بات سے روک نہیں سکتا یہ خدا کا فضل ہے۔ خدا نے ہمیں بھی فرمایا۔ ولا تسئم من الناس کہ لوگوں کی ملاقات سے ہرگز نہ تھک جانا۔

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص ۲۳)

مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) کے بقایا داران

کیلئے

۱۵ جون ۱۹۶۱ء

جن دوستوں نے مسجد احمدیہ ہمبرگ کی تعمیر کے لئے وعدے فرمائے ہوئے ہیں۔ لیکن تاحال سو فیصدی ادائیگی نہیں فرمائی نوٹ فرمائیں کہ اس مسجد کو بنے ہوئے چار سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ اس کے لئے چندہ ادا کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ جون ۱۹۶۱ء مقرر کی جاتی ہے اس تاریخ تک مرکز میں بقایا رقم پہنچانے والے دوستوں کے نام ہی کندہ ہو سکیں گے باقی دوستوں کے نہیں۔ احباب مذکورہ میعاد کے اندر اندر اپنی رقوم ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب ایک لمبا عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ابھی تک افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبد الستار محلہ دار العلوم غربی ربوہ)

تحریک جدید اور خدام کا فرض

ہر قوم کے نوجوان اس کی ترقی و فلاح کے علمبردار ہوتے ہیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ جو کام اس وقت اکناف عالم میں ہو رہا ہے۔ اس کی اہمیت خدام سے پوشیدہ نہیں۔ اس عظیم الشان کام میں مالی پہلو کی اہمیت بالکل واضح ہے۔ پس تحریک جدید کو مالی طور پر مضبوط بنانا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے حضور خدام کو اس اہم فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۵ء)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس تحریک میں شامل کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ ارسال فرما دیا ہے جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم فورٹ سنڈیمن -- ۲۵
بیگم صاحبہ " " ۰ -- ۵۰
محمود رفیق شاہ محمد صاحب اسماعیلہ گجرات ۰ -- ۱۰
حافظ غلام محمد صاحب " ۰ -- ۳
چوہدری فتح علی صاحب کوٹ آغا سیالکوٹ ۰ -- ۶
میاں غلام رسول صاحب چک ۹۱۸ ملتان ۰ -- ۴
اہلیہ صاحبہ علی محمد صاحب " ۱۲ -- ۳
ماسٹر عبدالعزیز صاحب گگی ضلع جھنگ ۰ -- ۶
عبدالواحد صاحب " ۰ -- ۶
مولوی عبدالرحمٰن صاحب " ۰ -- ۴
ماسٹر عبدالستار صاحب " ۰ -- ۴
چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ سرگودھا ۰ -- ۶
ملک عزیز احمد صاحب کراچی ۰ -- ۴
چوہدری محمد عبداللہ صاحب سوکن ونڈ سیالکوٹ ۰ -- ۵
مستی خان صاحب " ۰ -- ۶
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ظہور احمد صاحب بھڈیار سیالکوٹ ۰ -- ۶
چوہدری محمد اصغر صاحب ظہری پور سیالکوٹ ۸۸ -- ۴
چوہدری برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد سندھ ۵۰ -- ۳۳
" " ٹھیکہ زمین ۰ -- ۱۲۰
چوہدری طفیل احمد صاحب باجوہ آمد زمین ۷۵ -- ۳۷
مولوی عبداللطیف صاحب گھسیٹ پورہ لائلپور ۰ -- ۵
میاں محمد عارف صاحب " ۰ -- ۶
منشی رحمت اللہ صاحب " ۰ -- ۲۲
جو ناولد کرم بخش صاحب تخت ہزارہ سرگودھا ۰ -- ۶
منظور احمد صاحب منور " ۱۹ -- ۶
ڈاکٹر عمرالدین صاحب شیخوپورہ ۰ -- ۴
حکیم عبدالرزاق صاحب بجانب عزیزاں " ۰ -- ۵
حکیم ظفرالدین صاحب " " ۰ -- ۵
چوہدری حمیدالدین صاحب چک ۳۵ سرگودھا ۶ -- ۶
" " آمد اراضی ۸۸ -- ۳۲
چوہدری فیروزالدین صاحب " ۰ -- ۶
" " آمد اراضی ۰ -- ۱۴
مہر مولا بخش صاحب " ۵۰ -- ۳۲
مستری عبدالکریم محمد ابراہیم صاحبان " ۰ -- ۱۲
مرزا محمد شفیع صاحب " ۰ -- ۱۵
چوہدری مظفرالدین صاحب بنگالی ربوہ ۰ -- ۶
عزیزہ بیگم صاحبہ کپڑا فروش باب الابواب ربوہ ۰ -- ۳
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری علی اکبر " ۱۲ -- ۶
" " والدہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۱۲ -- ۶
امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مطیع الرحمٰن " ۰ -- ۵۰

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۱ء صفحہ ۷ کالم ۳ "اعلانات نکاح" کے عنوان کے نیچے اعلان نمبر ۲ میں ایک غلطی ہو گئی ہے "بشیر احمد خاں ولد ظہور احمد خاں" کی جگہ "ظفر احمد خاں ولد ظہور احمد خاں" پڑھا جائے۔ لڑکے کا نام "ظفر احمد خاں" ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں

چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ
(مسجد احمدیہ کوچہ گل بادشاہ)
شہر پشاور

خلاصہ رپورٹ ہائے یوم تحریک جدید

۱۔ اٹوال کوٹ احمدیاں:- مکرمی چوہدری دین محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:- "ہماری جماعت نے یوم تحریک جدید منایا ۔ ۔ ۔ ۔ دوستوں کو توجہ دلائی کہ دوستوں کو چاہیئے کہ اس تحریک میں بچوں اور عورتوں کو شامل کیا جائے۔"

۲۔ ملتان چھاؤنی:- ناظم دفتر مکرم غلام حسن صاحب مطلع فرماتے ہیں:- "بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مکرم ملک عمر علی امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان نے وضاحت سے تحریک جدید کے مشنوں کے کام بتائے اور احباب کو ادائیگی چندہ جات کی طرف توجہ دلائی۔"

۳۔ سیالکوٹ شہر:- مکرمی چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز سیکرٹری تحریک جدید مطلع فرماتے ہیں:-

"ماہ مئی کے پہلے پندھواڑے میں مکرم حبیب اسلم صاحب قائد مقامی کے تعاون سے جملہ حلقہ جات میں دورے کر کے وصولی کی گئی ۲۸ر ۵ر ۱۹۶۱ کو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال کو سیالکوٹ تشریف لانے کی دعوت دی گئی۔ آنمکرم نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کی برکات بیان فرماتے ہوئے اشاعت اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی تلقین فرمائی بعد نماز مغرب ایک جلسہ زیر صدارت محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع خاص تحریک جدید کی اغراض کے لئے منعقد کیا گیا۔ جس میں محترم سید امجد علی شاہ صاحب نے اشاعت اسلام کی مساعی کا خاکہ پیش کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ان مساعی سے اللہ تعالیٰ نے چندہ کی وصولی کو پینتیس فی صدی سے بڑھ کر پچاس فی صدی سے بھی زائد کر دیا۔ الحمد علیٰ ذالک"

اسی طرح مختلف جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں یوم تحریک جدید منانے کی اطلاعیں بھجوائی ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ عہدیداران متعلقہ سے درخواست ہے کہ چندہ تحریک جدید کی جمع شدہ رقم کو اولین موقع پر مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی ۳۰ اپریل کو ختم ہو گئی تھی۔ مجالس کو ان کے جائزہ بھجوائے جا چکے ہیں۔ جو امید ہے مل چکے ہوں گے۔ ششماہی جائزہ الفضل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس میں خاکسار نے گزارش کی تھی کہ ایسی مجالس کی تعداد بہت ہی کم ہے جنہوں نے ششماہی کا بجٹ سو فی صدی ادا کر دیا ہے۔ اور بہت سی بڑی بڑی مجالس نے بھی اس بارے میں تساہل سے کام لیا ہے۔ زمیندارہ مجالس بھی چندہ جات کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی تمام مدات کی آمد گر گئی ہے جو یقیناً افسوسناک ہے۔ اسلئے جملہ خدام اور قائدین مجالس وعلاقہ وضلع سے التماس ہے کہ چندہ جات کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ تاکہ آمد میں وقتی طور پر جو کمی آگئی ہے۔ وہ جلد از جلد دور ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ خدام اور ان کے عہدیداران حسب سابق ہمت اور محنت سے کام لیں گے اور اُن کے مرکز کی آمد میں جو وقتی کمی آگئی ہے اس کو بہت جلد پورا کر دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

(مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایفاء عہد کی پابندی

مکرمی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ احمد صاحب کونڈی ضلع خیرپور اطلاع دیتے ہیں کہ "خاکسار نے مبلغ ۵۰-۳۲ روپے مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر دئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ان دنوں خاکسار کو نقدی کی اشد ضرورت تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ خاکسار کی اہلیہ اور بچے وغیرہ بخار اور خسرہ میں مبتلا تھے۔ ان کے علاج معالجہ کو پس پشت ڈال کر اپنا وعدہ ادا کر دیا ہے۔"

خدا تعالیٰ اپنے فضل سے صاحب مذکور کی اہلیہ اور بچوں کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرماویں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۵۹۹۳ میں عبدالمجید ولد نور محمد سیال مرحوم قوم سیال پیشہ زراعت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جوڑہ حال قصور ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

اراضی ۲۰ ایکڑ جدی۔ جوڑہ خطہ ڈھیر کھنگرانوالہ مواضعات میں موجود ہے جس کی قسم چاہی۔ نہری چاہی۔ بارانی۔ بنجر ہے۔ جس کی قیمت فی ایکڑ ۵۰۰/- روپے اس وقت ہے۔ اس لحاظ سے کل قیمت ۹۰۰۰/- روپے ۹ ایکڑ جو کہ میرے پاس ۱۸۰۰/- میں رہن با قبضہ ہے۔ کل جائیداد اس وقت جو میرے پاس موجود ہے۔ اس کی موجودہ قیمت ۱۰۸۰۰/- روپے ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ صدر انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ وکالت مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار ہے جس کا تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد: عبدالمجید سیال قصور

گواہ شد: محمد عثمان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قصور ۲۱/۲/۶۱

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۶۰۰۸ میں مسماۃ حاکم بی بی بیوہ چوہدری محمد صادق صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کوکھوال ۲۲۷/R.B ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ فروری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ صدر انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ میرے لڑکوں کے ذمہ ہے جو میرے خاوند مرحوم کی وفات کے بعد ترکہ میں سے ایک کنال اراضی زمین ملی ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۱۲۰۰/- روپے ہے اور دو عدد ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ایک سو بیس ۱۲۰/- روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔

قیمت ایک کنال ۱۴۰۰/-

" ڈنڈیاں ۱۲۰/-

کل میزان = ۱۵۲۰

حق مہر مبلغ یکصد روپیہ تھا جو وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔

نوٹ:- اگر مجھے کوئی آمد ہوئی تو میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہوں گی۔

العبد: حاکم بی بی

گواہ شد: بشیر احمد دوکاندار گولبازار ربوہ

گواہ شد: رمضان احمد ظفر (پسر موصیہ) محلہ دار الرحمت فیکٹری ایریا۔ ربوہ

نمبر ۱۶۰۰۹ میں بلقیس اختر بنت چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ معلمہ عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی ڈاکخانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ فروری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ صرف والدین کے ذمہ ہے۔ مجھے مندرجہ ذیل زیورات اور گھر والوں کی طرف سے مستقل ملے ہوئے ہیں۔ جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

(۱) طلائی بالیاں وزنی نصف تولہ ۶۰/- روپے

(۲) انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمت ۳۰/- "

(۳) سیٹی واچ ایک عدد " ۵۸/- "

کل قیمت ۱۴۸/-

نوٹ:- اگر مجھے کوئی اور آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا وعدہ کرتی ہوں۔

الامۃ بلقیس اختر جماعت نہم بی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

گواہ شد: رمضان احمد ظفر (ماموں موصیہ) محلہ فیکٹری ایریا ربوہ

گواہ شد بشیر احمد دکاندار گولبازار ربوہ ۱۸/۲/۶۱

نمبر ۱۶۰۳۶ میں عبدالواحد صدیقی ولد حکیم محمد عبد عبدالصمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۵-۵۱۳ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس ۱۳۶/- روپے ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: عبدالواحد صدیقی

گواہ شد: خالق داد تاجر سیکرٹری مال حلقہ ناظم آباد شمالی کراچی

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۳۷ میں سیدہ سعیدہ بیگم زوجہ قریشی عبدالواحد صاحب صدیقی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن ۲/۵-۵۱۳ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:-

(الف) لاکٹ طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ

(ب) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۱/۲ تولہ

(ج) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ

جملہ وزن ۳ تولہ قیمت ۳۴۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: سعیدہ بیگم

گواہ شد: عبدالواحد صدیقی خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

اعلاناتِ نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم چوہدری ناصر احمد کا نکاح ہمراہ رضیہ بیگم لیڈی سپروائزر بنت حبیب احمد صاحب واقع ۲۰۷ ای رامپورہ نیا گیٹ پشاور بعوض مہر مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت سابق صوبہ سرحد نے مورخہ ۱۹ رمئی ۱۹۶۱ء بروز جمعۃ المبارک قبل نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں پڑھا۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

چوہدری کمال الدین ۵۰۹ سکاشام گنج مردان

(۲) عزیزم ملک مبارک احمد صاحب بی ایس سی انجنیئرنگ ایس ڈی او پی ڈبلیو ڈی ابن ملک عبدالکریم صاحب اے ای او رحمان پورہ اچھرہ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزی نسیم ثروت صاحبہ بی اے بنت شیخ عبداللطیف صاحب اسلامیہ پارک لاہور مورخہ $\frac{5}{61}$ ۹ کو ملک فضل کریم صاحب نے دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا کریں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

(ملک عبدالرحمان دفتر بیت المال ربوہ)

(۳) مورخہ ۱۴ راپریل بروز جمعہ رشیدہ بی بی بنت مستری فتح محمد صاحب سکنہ محراب پور ضلع نواب شاہ کا نکاح عزیز عبدالغفار صاحب ولد میاں امام الدین صاحب تسکین سکنہ باندھی ضلع نواب شاہ کے ساتھ ایک ہزار پچاس روپے مہر پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(حاجی عبدالرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باندھی)

لیڈر بقیہ ۲

ان سے کب تو کرنے لگیں گے۔ یاد رکھئے کہ اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ بے جا مداہنت کی جائے۔ ایک انسان حق پر قائم رہتے ہوئے بھی اس نسخہ پر عمل کر سکتا ہے یہ نسخہ تو جھگڑے کی بیماریوں کا علاج ہے آپ اس کو آزما کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی سچائی اس سے اور بھی چمکے گی۔ جس وقت آپ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کریں گے۔ تو دوسرے فریق کے پاؤں کے نیچے سے زمین خود بخود نکل جائے گی۔ لیکن یاد رکھئے کہ یہ کوئی منافقانہ طریق کار نہیں ہے۔ اچھا نتیجہ اسی وقت نکل سکتا ہے کہ آپ سچے دل سے ایسا کریں۔ سچائی ہی سچائی کو جنم دیتی ہے۔ یہ ایک آئینہ ہے جو ویسی ہی شکل دکھاتا ہے جیسی اس پر ڈالی جاتی ہے۔

شادی پر مخلصین کا قابل قدر نمونہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود چندہ مساجد ممالک بیرون کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"مثلاً کسی کی شادی ہوتی ہے تو وہ حسب توفیق کچھ چندہ مساجد کے لئے دیدے۔"

چنانچہ حال ہی میں ہمارے انسپکٹر تحریک جدید مکرم چوہدری بدرالدین صاحب چک ۳۵۴ ۔ قادر آباد ضلع لائلپور کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اس جماعت میں جب خاکسار پہنچا تو احمدیوں کی برات ضلع ملتان سے آئی ہوئی تھی .... لڑکے کے والد کی طرف سے تو دس ۱۰/- روپے ملے لیکن لڑکی کے بھائی نے -/۵۰ روپے دئے۔"

ہر احمدی گھرانے کو اپنی خوشیوں میں مساجد کا چندہ یاد رکھنا چاہیئے جملہ قارئین کرام سے فریقین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پان۔ حقّہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ کی عادت

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت نظارت ہذا نے ایک نوٹ ۱۰ رمئی کے الفضل میں شائع کیا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد درج کیا تھا کہ عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے۔

نظارت ہذا کے نوٹ کو پڑھ کر محمد سعید صاحب کمیشن مرچنٹ غلہ منڈی جہلم نے لکھا ہے:۔

"بندہ کو پان خوری کی بہت عادت تھی اور یہ عادت اتنی پکی ہو گئی تھی کہ بغیر پان کھائے چین نہیں آتا تھا اب میں نے اس عادت کو چھوڑنے کیلئے پختہ ارادہ کر لیا ہے اور آج سے ($\frac{5}{61}$ ۱۴) اس بری عادت کو ترک کر دیا ہے۔" احباب استقامت کے لئے دعا فرماویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴